

سوال

نکاح (عقود)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلام میں نکاح کے وقت گواہوں کی کیا حیثیت ہے۔ کیا گواہوں کے بغیر نکاح صحیح ہے؟ اگر ہو سکتا تو عورت کے انکار اور سرپرست کے دھوکے سے غلط بیانی کا سدباب کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ وقت جس طرح سرپرست کی اجازت اور عورت کی رضا مندی ضروری ہے، اسی طرح اظہار رضا مندی کے وقت کم از کم دو گواہوں کا ہونا بھی ضروری ہے تاکہ آئندہ اگر کوئی تنازعہ کھڑا ہو تو دونوں گواہ اپنا کردار ادا کر سکیں، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے ”دو بیانت دار گواہ“ کے الفاظ ہیں۔ [2]

عدالت بھی شرط ہے کہ وہ اچھے کردار کے حامل اور بہترین اخلاق سے متصف ہوں، اسی طرح سرپرست کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ لوکی کے لیے خیر خواہی کے جذبات رکھنے والا ہو جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو عادل گواہ اور خیر خواہ سرپرست کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ [3] راہبانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے موقوف صحیح قرار دیا ہے۔ [4]

رضی اللہ عنہ کے پاس ایک معاملہ لایا گیا جس میں نکاح کے وقت صرف ایک مرد اور ایک عورت گواہ تھے تو انہوں نے فرمایا یہ خفیہ نکاح ہے، میں اسے جائز نہیں قرار دے سکتا۔ اگر میں وہاں شریک ہوتا تو انہیں رجم کی سزا دیتا۔ [5] ن غلط بیانی کرتا ہے تو عورت کو عدالت کا دروازہ کھٹھنا پاستی ہے۔ بہر حال ہمارے نزدیک نکاح کے وقت کم از کم دو عادل اور امانت دار گواہوں کا ہونا ضروری ہے، اس کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہے۔

[1] دارقطنی، ص: ۲۵، ج: ۲

[2] بیہقی، ص: ۲۵، ج: ۴۔

[3] مسند احمد، ص: ۵۰، ج: ۱

[4] ارواء الغلیل، ص: ۳۹، ج: ۶

[5] مواہب اللام، باب: ص: ۳۵، ج: ۲۔

هذا ما أخذني والذآ علم بالصواب

فتاویٰ اصحاب البحرین

جلد: 3، صفحہ نمبر: 369

محدث فتویٰ